

غرض اس شعر کے ذریعے سے مرزا غالب نے عاشق کی حالت معلوم کرنے کا ایک پیمانہ مہیا کر دیا، یعنی عاشق کے سامنے محبوب کا رنگ۔

۶۔ لغات - خود بین : اپنے آپ پر نظر رکھنے والا، معزور خود پسند۔

خود آرا : اپنے آپ کو بنانے اور سنوارنے والا۔ خود بین و خود آرا حقیقتہً محبوب کی صفتیں ہیں کہ اس کی نظر ہر لحظہ اپنے آپ پر رہتی ہے اور وہ اپنے بناؤ سنگار کا خاص خیال رکھتا ہے۔

آئینہ سیما : آئینے جیسی پیشانی والا۔

شرح : محبوب طعناً مرزا کو کہتا ہے کہ تم تو بڑے خود بین و خود آرا ہو۔ مرزا جواب دیتے ہیں کہ کیوں نہ ہوں؟ آئینے جیسی پیشانی والا محبوب میرے سامنے موجود ہے۔

اول بناؤ سنگار اس لیے موزوں و مناسب ٹھہرا کہ محبوب کے چہرے کا آئینہ سامنے ہے، دوم خود بینی و خود آرائی کی نوبت اس لیے آئی کہ محبوب پاس موجود ہے اور عاشق کے لیے خوشی کی سرشاری کا اس سے بڑا موقع کوئی نہیں ہو سکتا۔ اسی سرشاری کو محبوب نے خود بینی اور خود آرائی قرار دے لیا اور کوئی بھی عاشق کو اس حالت میں دیکھتا تو یہی کہتا۔

۷۔ شرح : کوئی شخص میرے سامنے شراب کا پیالہ رکھ دے۔ پھر دیکھیے، کیونکر گفتگو سے پھول برستے ہیں، یعنی شراب کا پیالہ دیکھ کر طبیعت پر مستی کی خاص کیفیت طاری ہو جائے گی اور گفتگو کا انداز حدودِ رنگین و دلاویز ہو جائے گا۔ اسی رنگینی و دلاویزی کو گفتگو کی گل افشانی سے تعبیر کیا۔

۸۔ شرح : محبوب کے سلسے میں میرے رشک کا یہ حال ہو گیا کہ اس کا نام بھی کسی کی زبان پر آجاتا تو میں کہہ دیتا کہ بس یہ نام نہ ہو۔ مہر تو